بسم اللہ الرحمن الرحیم

رول نمبر (ہندسوں میں): 313435

رول نمبر (لفظوں میں): تین لاکھ تیرہ ہزار چار سو پینتیس

کاپی نمبر 3226

شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان (رجسٹرڈ)

جوابی پرچہ امتحان سالانہ/ضمنی 1440ھ / 2019ء

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ (ایم اے عربی و اسلامیات)

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: تیسرا عنوان: اصول فقہ

تاریخ: 2019-04-01 دستخط ناظمہ مرکز امتحان/معاونہ کمرۂ امتحان

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ (ایم اے عربی و اسلامیات)

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: 3 عنوان: اصول فقہ

سوال نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	میزان
حاصل کردہ نمبرات											

نام ممتحن ______ دستخط ممتحن

Scanned with CamScanner

پرچہ سالانہ 2018 اصول فقہ

سوال نمبر 1

جز 1 اعراب:

وَاَنْ يَّتَعَدّٰى الْحُكْمُ الشَّرْعِيُّ الثَّابِتُ بِالنَّصِّ بِعَيْنِهٖ اِلٰى فَرْعٍ هُوَ نَظِيْرُهٗ وَلَا نَصَّ فِيْهِ

ترجمہ عبارت:

اور حکم شرعی جو نص سے ثابت ہے بعینہ ایسی فرع کی طرف متعدی ہو جو اس کی کامل نظیر ہو اور اس میں نص وارد نہ ہوئی ہو۔

جز 2 قیاس کی شرط ثالث کی شرائط:

چار ہیں

نمبر شمار	شرائط	امثلہ
1	وہ حکم جو ثابت ہے وہ شرعی ہو صرف لغوی نہ ہو	خمر
2	وہ حکم جو ثابت ہے وہ نص سے ثابت ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو	ذمی پر کفار ظہار نہیں
3	فرع اصل کی نظیر ہو اگھیا نہ ہو کمتر نہ ہو	بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
4	فرع میں نص وارد نہ ہوئی ہو گھٹیا	کفارہ یمین ظہار۔

سوال نمبر 2

جز 1 ترجمہ عبارت:

اور بے شک تحلیل حکم شرعی کے لیے ہے اور وہ حکم شرعی فقیر کی طرف پھیرنے کے لیے محل کی صلاحیت رکھتا ہو اس حال میں کہ اس محل پر اس فقیر کا قبضہ دائمی ہو بجز اس کے کہ ابتداء اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

قیاس کی شرط رابع:

یہ ہے کہ اصل کا حکم قیاس کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو۔

جز 2 اعتراض:

یہ ہے کہ قیاس کا حکم دلالۃ النص یا اقتضاء النص سے ثابت ہو رہا ہے تو پھر تحلیل کا کیا مطلب ہے۔

جواب :

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ تحلیل سے دوسری حکم شرعی ثابت ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی فقیر کو کوئی چیز دے دیں تو وہ اس کے پاس چلی جاتی ہے اور فقیر کو اس پر مکمل تصرف حاصل ہوتا ہے اور اس فقیر کا اس چیز پر قبضہ دائمی ہوتا ہے بجز اس کے کہ ابتداء حق رب تعالیٰ کا ہے اسکے بعد فقیر کا ہے ۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ عبارت :

اور جب علت ہمارے نزدیک اثر کی وجہ سے علت بنتی ہے تو ہم نے قیاس کو مقدم کیا اس استحسان پر جو قیاس خفی ہے جبکہ اس استحسان کا اثر قوی ہے ۔

قیاس کو استحسان پر مقدم کرنا :

جب قیاس کا ظاہری اثر خفی ہو اور باطنی اثر قوی ہو تو اسے استحسان پر مقدم کرتے ہیں ۔

مقدم کرنے کی وجہ :

کیونکہ قیاس کا ظاہری اثر چاہے مخفی ہے اور باطنی اثر قوی ہے یہ بہتر ہے اس استحسان سے جسکا ظاہری اثر قوی ہو اور باطنی اثر مخفی ہو ۔

جز 2

استحسان کی اقسام :

چار قسمیں ہیں

نمبر شمار	اقسام
1	استحسان بالاثر
2	استحسان بالاجماع
3	استحسان بالضرورۃ
4	استحسان بالعقل

چار قسمیں

استحسان بالاثر

کسی آیت یا حدیث کی وجہ سے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر دوسرا حکم اختیار کرنا

استحسان بالاجماع

امت مسلمہ کا ایک مسئلہ پر اجماع کر کے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر کوئی دوسرا حکم اختیار کرنا

استحسان بالاثر کی مثال

بیع السلم یہ معدوم ہے اور معدوم شئی ناجائز ہوتی ہے قیاس کا تقاضہ یہ تھا کہ یہ ناجائز ہو لیکن اس کے مقابلے حدیث ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اسلم منکم علیہم فی کیل معلوم

استحسان بالاجماع کی مثال

بیع استصناع یہ ناجائز ہے چونکہ اس میں مبیع معدوم ہوتی ہے اس وجہ سے جس بیع میں مبیع معدوم ہو وہ ناجائز ہوتی ہے لیکن یہ اجماع سے ثابت ہے اس لیے اب یہ جائز ہے۔

استحسان بالضرورۃ

کسی مجبوری کی وجہ سے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر دوسرا حکم اختیار کرنا

استحسان بالعقل

کسی کام کو اچھا سمجھتے ہوئے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر دوسرا حکم اختیار کرنا۔

استحسان بالضرورۃ کی مثال

مجبور آدمی کے لیے مردار کھانا جائز ہے قیاس کا تقاضہ یہ تھا کہ یہ ناجائز ہوتا لیکن چونکہ اس کی زندگی کو شریعت نے ترجیح دی ہے اس لیے وہ جائز ہے

استحسان بالعقل کی مثال

ایک آدمی نے زمین بیچی اب اس میں جانے کا راستہ اور پانی نہیں داخل ہوگا اس میں۔ لیکن عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ یہ داخل ہو تو اب اسی پر عمل کریں گے

سوال نمبر ۴

جز ۱

ترجمہ عبارت:

اور جب معارضہ قائم ہو جائے تو اس میں چھٹکارے کی راہ ترجیح ہے اور وہ دو مثلوں میں سے ایک کا دوسری پر از روئے وصف زائد ہونا ہے حتیٰ کہ اہل اصول نے کہا کہ ایک قیاس دوسرے قیاس کی وجہ سے راجح نہ ہو گا اور اسی طرح کتاب و سنت ہے۔

معارضہ خالصہ فی حکم الاصل:

وہ معارضہ جس میں مناقضہ ہو۔

مثال:

	شوافع	احناف
تثلیث:	شوافع کہتے ہیں کہ مسح رکن ہے وضو میں لہٰذا اس میں تثلیث سنت ہے جیسے کہ باقی اعضاء میں تثلیث سنت ہے	ہم کہتے ہیں وضو میں رکن ہے اور سر کے مسح میں تثلیث سنت نہیں کیونکہ مسح الخف، الجبیرہ وغیرہ میں تثلیث نہیں۔

جز ۲

وجوہ ترجیح کی اقسام:

چار ہیں۔

نمبر شمار	اقسام وجوہ
1	قوت تاثیر
2	قوت ثبات
3	ترجیح کثرت اصول
4	ترجیح بالعدم

نوٹ:

Scanned with CamScanner

پرچہ ضمنی 2018ء اصول فقہ

سوال نمبر 1

جز الف:

وَ اَمَّا شَرْطُهٗ فَاَنْ لَا یَکُوْنَ الْاَصْلُ مَخْصُوْصًا بِحُکْمِهٖ بِنَصٍّ اٰخَر

ترجمہ عبارت:

اور بہر حال قیاس کی شرط یہ ہے کہ اصل (مقیس علیہ) اپنے حکم کے ساتھ کسی دوسری نص سے خاص نہ ہو۔

مذکورہ شرط کی وضاحت:

مصنف یہاں سے قیاس کی عدمی شرائط میں سے پہلی شرط کو بیان کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے جس نص پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری نص سے خاص نہ ہو۔

مثال:

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہے اور یہ حکم انہیں کے ساتھ خاص ہے آگے متعدی نہیں ہوگا۔

جز ب

قیاس کی دوسری عدمی شرط:

یہ ہے کہ اصل ہی مخالف قیاس نہ ہو۔

مثال:

نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو فاسد ہو جاتا ہے۔

قیاس کی وجودی شرائط:

دو ہیں

نمبر شمار	وجودی شرائط
1	شرعی حکم جو نص سے ثابت ہے فرع میں بھی وہی ثابت ہو
2	اصل کا حکم قیاس کرنے کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور بہرحال قیاس کا رکن وہ چیز ہے جس کو نص کے حکم کی علامت قرار دیا گیا ہو اور وہ قیاس ان چیزوں میں سے ہو جس پر نص مشتمل ہو اور فرع کو اصل کی نظیر قرار دیا گیا ہو اصل کے حکم کو ثابت کرنے میں اصل کی علامت کے فرع میں پائے جانے کی وجہ سے اور یہ وہ وصف ہے جو صالح ہو معدل ہو وصف کا اثر ظاہر ہونے کی وجہ سے حکم معلل بہ کے جنس کے حکم میں یا مراد لیتے ہیں ہم صلاح وصف سے وصف کا حکم کے موافق ہونا

رکن کا لغوی معنی	کسی شئ کی جانب اقوی کو کہتے ہیں
اصطلاحی معنی:	جس کے بغیر شئ کا وجود نہ ہو

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

مصنف یہاں سے قیاس کے رکن کو بیان کر رہے ہیں کہ قیاس کا رکن وہ وصف مشترک ہے جسکو نص کے حکم کی علامت قرار دیا گیا ہو اور وہ ان چیزوں میں سے ہو جس پر نص مشتمل ہو خواہ صراحۃ ہو یا اشارۃ ۔

جز 2

صراحۃ مشتمل ہونے کی مثال:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے الھرۃ لیست بنجسۃ لانھا من الطوافین و الطوافات علیکم کہ بلی کا جوٹھا ناپاک نہیں اور اس کی علت طواف تبائی ہے اب یہ نص اس علت پر صراحۃ مشتمل ہے

اشارۃ مشتمل ہونے کی مثال:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے لا تبیعوا الطعام الا کیلا بکیل۔
طعام کو برابر برابر بیچنا جائز ہے اور متفاضلا بیچنا حرام ہے
اور اس میں علت قدر اور جنس ہے۔ یہ نص اس علت پر
اشارۃ مشتمل ہے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور جب ہمارے نزدیک علت اثر کی
وجہ سے علت بنتی ہے تو ہم نے مقدم کیا قیاس پر اس استحسان
کو جو قیاس خفی ہے جبکہ استحسان کا اثر قوی ہے اور مقدم کیا
ہم نے قیاس کو اس کے باطنی اثر کی صحت کی وجہ سے اس استحسان
پر جس کا اثر ظاہر ہو اور اس کا فساد مخفی ہو اس لیے کہ
اعتبار کرنا اثر اور اسکی صحت کا قوی ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ ظاہر
ہونے کی وجہ سے۔

بیان کردہ اصول کی وضاحت:

ضابطہ یہ ہے کہ جہاں
جس کا اثر قوی ہوگا اسے ہم ترجیح دیں گے اس پر جس کا اثر
ضعیف خفیف ہو۔ اگر قیاس کا اثر قوی ہے تو قیاس کو مقدم کریں
گے اگر استحسان کا اثر قوی ہے تو استحسان کو مقدم کریں
گے۔ کیونکہ یہاں اعتبار صحت کے قوی ہونے کا ہوتا ہے نہ کے
ظاہر ہونے کا۔

جز 2:

Scanned with CamScanner

نماز کے رکوع میں سجدہ تلاوت کے تداخل کا قیاساً و استحساناً حکم:

ایک آدمی نے اگر نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ایسا کرنا قیاساً جائز ہوگا استحساناً جائز نہیں ہوگا۔

استحساناً جائز نہ ہونے کا حکم	قیاساً جائز ہونے کا حکم
رکوع کا معنی ہے جھکنا اس میں تواضع (عاجزی) کم ہے۔ جبکہ سجدہ کا معنی ہے پیشانی کو زمین پر رکھنا اس میں انتہائی عاجزی ہے۔ لہذا یہ اس کے قائم مقام نہیں ہوگا	یہ ہے کہ رکوع و سجدہ دونوں میں تواضع کا معنی پایا جاتا ہے لہذا ایسا کرنا قیاساً جائز ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے سجود کا رکوع پر قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے۔

سوال نمبر ۴

جز ۱

ترجمہ عبارت:

بہرحال احکام پس وہ چار قسم پر ہیں

① خالص اللہ تعالیٰ کے حقوق ② خالص بندوں کے حقوق۔ وہ جس میں دونوں حق جمع ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا حق اس میں غالب ہو جیسے حد قذف۔ وہ جس میں دونوں حق جمع ہوں جبکہ بندے کا حق اس میں غالب ہو جیسے قصاص۔

جز ۲

حقوق اللہ کی تعداد:

آٹھ ہیں

نمبر شمار	حقوق
1	عبادت خالصہ
2	عقوبات کاملہ
3	عقوبات قاصرہ
4	وہ حقوق جو دونوں (عبادت، عقوبۃ) کے درمیان پائے جائیں
5	عبادت جس میں مؤنۃ والا معنی پایا جائے
6	مؤنۃ جس میں عقوبۃ والا معنی پایا جائے
7	مؤنۃ جس میں معنی قربت پایا جائے
8	وہ حکم جو قائم بذاتہ ہو۔

سبب کی تعریف:

معرف	تعریف
سبب	ما یکون طریقاً الی الحکم
ترجمہ	جو حکم کی طرف ذریعہ ہو۔

Scanned with CamScanner

تعریف	
هي ما اضيف اليه وجوب الحكم ابتداءً	معرف
علت وہ ہے جس کی طرف ابتداءً (بغیر واسطہ کے) حکم کے وجوب کی اضافت کی جائے	علت / ترجمہ

H

پرچہ سالانہ 2017 اُصول فقہ

سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ عبارت:

حکم شرعی جو نص سے ثابت ہے بعینہ ایسی فرع کی
کی طرف متعدی ہو جو اس کی کامل نظیر ہو اور اس فرع میں نص نہ ہو

جز 2

قیاس کی شرط ثالث جن شروط اربعہ کو متضمن ہے۔
وہ مندرجہ ذیل ہیں

نمبر شمار	شروط
1	وہ حکم جو نص سے ثابت ہے وہ شرعی ہو صرف لغوی نہ ہو
2	وہ حکم جو ثابت ہے وہ نص سے ثابت ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو
3	فرع اصل کی نظیر ہو گھٹیا نہ ہو
4	فرع میں نص وارد نہ ہوئی ہو۔

جز 3

شروط اربعہ پر تفریعات،
مندرجہ ذیل ہے،

شرط اول کی مثال:

خمر کا لغوی معنی ہے مخامرۃ العقل اب یہ وہ نشہ آور ہے جس پر بھی
جو اس پر سچا آئے اسے خمر نہیں کہیں گے

شرط ثانی کی مثال:

ذمی پر کفارہ ظہار نہیں کیونکہ کفارہ من وجہ
عقوبۃ ہے اور من وجہ عبادت جبکہ کفار عبادت نہیں۔ مطلب یہ
ہے کہ ان پر عبادت کرنا لازم ضروری نہیں

Scanned with CamScanner

شرط ثالث کی مثال:

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (غلطی سے)

امام شافعی نے خطا اور اکراہ کے لیے نسیان پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا (اسکو) جبکہ نسیان اعلی ہے خطا اور اکراہ ادنی ہیں

شرط رابع کی مثال:

کفارہ یمین اور ظہار ان (دونوں) میں غلام آزاد کرنے کی قید ہے اب ہم اسکو کفارہ قتل پر قیاس کر کے مومن غلام کی قید نہیں لگا سکتے

سوال نمبر 2

جزء 1

ما لا نص فیہ میں کلمہ ما سے مراد:

وہ فرع ہے جس کی طرف اصل کے حکم کو متعدی کیا جائے.

بغالب الرائی اور علی احتمال الخطاء سے اشارہ:

اس بات کی طرف ہے کہ ادلہ اربعہ میں سے قیاس قطعی دلیل نہیں بلکہ ظنی دلیل ہے یعنی اس میں قطعیت نہیں بلکہ فرع میں اصل کا حکم ثابت کرنا محض غالب رائی سے ہے. اور اس میں خطا کا احتمال باقی ہے.

جزء 2

تحلیل کے لیے تحدیہ کا لازم حکم ہونا:

اس بارے احناف و شوافع کا اختلاف ہے کہ تحلیل کے لیے تحدیہ لازم حکم ہے یا نہیں

احناف	شوافع
تحلیل کے لیے تحدیہ لازم حکم ہے	تحلیل کے لیے تحدیہ لازم حکم نہیں.

Scanned with CamScanner

دلائل

شوافع	احناف
کیونکہ علت قاصرہ نہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے اور نہ عمل کا اس لیے تعلیل کے لیے تعدیہ لازم حکم نہیں۔	علت قاصرہ سے علم یقینی تو نہیں ہوتا اور نہ ہی عمل ہوتا ہے اب باقی رہا کچھ نہیں اس لیے تعلیل کے لیے تعدیہ لازم حکم ہے۔

سوال نمبر 3

جزء ا

فیہ میں ضمیر مذکر لانے کی وجہ:

اس کا مرجع معارضہ ہے اور اس کو مصدر کی تاویل میں کریں گے۔

فیہ میں ضمیر کا مرجع:

معارضہ ہے۔

تعریف	معرف
فضل احد المثلین علی الآخر وصفاً	ترجیح
دو مثلوں میں سے ایک کا دوسری پر از روئے وصف زیادہ ہونا	ترجمہ

جزء ب

وجوہ ترجیح:

چار ہیں

1. قوت تاثیر
2. قوت ثبات
3. ترجیح کثرت اصول
4. ترجیح بالعدم

Scanned with CamScanner

1 قوت تاثیر کی مثال:

یہ ہے کہ اگر استحسان کا اثر قوی ہوگا تو
استحسان قیاس پر ترجیح پا جائے گا۔ اگر قیاس کا اثر قوی ہوگا تو
قیاس استحسان پر ترجیح پا جائے گا۔

2 قوت ثبات:

تثلیث: امام شافعی فرماتے ہیں کہ سر کا مسح فرض ہے
لہذا اس میں (تثلیث) سنت ہوگا۔ جبکہ ہم مانتے ہیں کہ مسح فرض ہے
لیکن تکرار سنت نہیں۔

3 ترجیح کثرت اصول:

جیسا کہ مسح رکن ہے اس میں تکرار سنت ہے اسکی
ایک اصل ہے غسل اعضاء اور مسح الراس میں تکرار سنت نہیں کیونکہ
یہ مسح ہے اسکی کئی اصول ہیں مسح الخف، مسح الجبیرۃ، مسح التیمم

4 ترجیح بالعدم کی مثال:

جیسا کہ مسح الراس وضو میں مسح ہے لہذا اس
میں تکرار سنت نہیں اسکا عکس ہو سکتا ہے یعنی جو مسح نہیں اس میں
تکرار سنت نہیں جیسا کہ غسل الوجہ
لیکن امام شافعی کی علت کا عکس نہیں یعنی جو رکن نہ ہو اس میں تکرار
سنت نہ ہو کیونکہ کلی وغیرہ رکن نہیں لیکن ان میں تکرار سنت ہے۔

Scanned with CamScanner

جز: ب

محارضہ کی اقسام:

دو قسمیں ہیں

محارضہ فیہا مناقضہ	محارضہ خالصہ

محارضہ خالصہ کی اقسام: دو قسمیں ہیں:

فرع کے حکم میں محارضہ ہو	مقیس علیہ کی علت میں محارضہ

محارضہ فیہا المناقضہ کی اقسام:

قلب العلۃ حکمًا والحکم علۃ	قلب الوصف شاهدًا على المقال بعد ان كان شاهدا له

سوال نمبر 4

معرف	تعریف
ترجیح	فضل احد المثلین على الاخر وصفا ترجمہ: ایک چیز کو دوسری چیز پر از روئے وصف کے فضیلت دینا

اقسام:

قوت تاثیر	قوت ثبات	ترجیح کثرت اصول	ترجیح بالعدم

جز: ب

احکام مشروعہ:

چار ہیں۔

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	احکام مشروعہ
1	اللہ تعالیٰ کے حقوق
2	بندوں کے حقوق
3	وہ جس میں دونوں حق ہوں لیکن اللہ کا حق راجح ہو
4	وہ جس میں دونوں حق ہوں بندے کا حق راجح ہو۔

احکام مشروعہ کے متعلقات سے مراد:
وہ احکام جو ان کے متعلق ہوتے ہیں اور وہ چار ہیں۔

سبب	علت	علامت	شرط

سوال نمبر 2

جز: الف:

اختلف الناس فی العقل اھو من العلل الموجبۃ ام لا

ترجمہ عبارت:

اختلاف کیا لوگوں نے عقل کے بارے کہ وہ علل موجبہ میں سے ہے یا نہیں۔

اختلاف

معتزلہ	اشعریہ
عقل جس چیز کو برا سمجھے وہ علت محرمہ ہے اور جس کو اچھا سمجھے وہ اس کے لیے علت موجبہ ہے قطعیت کے ساتھ	کسی چیز کے واجب ہونے یا حرام ہونے میں عقل کو کوئی دخل نہیں صرف شریعت ہی پر موقوف ہے۔

احناف کے نزدیک

صحیح قول یہ ہے کہ عقل کو کوئی دخل نہیں ہے صرف شریعت کا کام ہے شریعت نے جسے صحیح قرار دیا وہ صحیح ہے اور جسے غلط قرار دیا وہ غلط ہوگئی۔

صحیح

جز: ب:

اہلیت کا لغوی معنی	کسی کام کو کرنے کی صلاحیت کا ہونا
اصطلاحی معنی	حقوق مشروع لہ وعلیہ کے وجوب کی صلاحیت کا ہونا

اقسام:

دو قسم ہیں۔

اہلیت وجوب	اہلیت ادا

پرچہ سالانہ 2016 اُصول فقہ

سوال نمبر 1

جز 1

قیاس کا لغوی معنی	اندازہ کرنا
اصطلاحی معنی:	تعدیۃ الحکم من الاصل الی الفرع لعلۃ متحدۃ لاتدرک بمجرد اللغۃ ترجمہ: حکم کو اصل سے فرع کی طرف متعدی کرنا ایسی علت کی وجہ سے جو ان دونوں میں متحد ہو اور محض لغت سے معلوم نہ ہو سکے

قیاس کے لغوی معنی میں مطابقت:

لغوی معنی ہے اندازہ کرنا قیاس کو قیاس

اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں مجتہدین غیر منصوص علیہ مسئلے کا منصوص علیہ مسئلے کے ساتھ اندازہ کرتے ہیں

جز 2 قیاس کی وجودی شرائط:

وجودی شرائط	عدمی شرائط
1. جس نص پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری نص سے خاص نہ ہو	فرع کا حکم قیاس کرنے کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو
2. اصل ہی مخالف قیاس نہ ہو	فرع میں کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو

سوال نمبر 2

جز 1 معرف	تعریف
شرط کا لغوی معنی	لغت میں کسی چیز کی جانب اشارہ کرنا کہتے ہیں
اصطلاحی معنی	جس کے بغیر شئی کا وجود نہ ہو

قیاس کے ارکان:

چار ہیں

(1) مقیس علیہ	(3) حکم
(2) مقیس	(4) علت جامعہ

معرف	تعریف
وصف صالح	وصف کا ان علتوں میں سے ہونا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف وصالحین سے منقول ہوں

معرف	تعریف
وصف معدل	وہ ہے جس میں علت کا اثر نص یا اجماع کے ذریعے کسی نہ کسی طریقے سے ثابت ہو چکا ہو۔

جزء ب

استحسان کا لغوی معنی	کسی شیٔ کو اچھا بنانا
اصطلاحی معنی	هو دليل من الادلة الاربعة يعارض القياس الجلي ويعمل به اذا كان اقوى ترجمہ ادلہ اربعہ میں سے وہ دلیل جو قیاس جلی کے معارض ہو اور قوی ہونے کی صورت میں اس پر عمل ضروری ہو

استحسان بالاجماع کی مثال	استحسان بالضرورۃ کی مثال
بیع استصناع درحقیقت معدوم ہے اور معدوم بیع ناجائز ہوتی ہے لہذا یہ بھی ناجائز ہوتی لیکن یہ اجماع سے ثابت ہے لہذا یہ جائز ہے۔	مجبور آدمی کے لیے مردار کھانا جائز ہے مجبوری کی حالت میں

سوال نمبر 3

قلب کا لغوی معنی	شیٔ کے ظاہر کو باطن بنانا
اصطلاحی معنی	تغير التعليل الى هيئة تخالف الهيئة التى كان عليها ترجمہ تعلیل کی هیئت کو اس هیئت سے بدل دینا جس پر وہ پہلے تھی۔

قلب کی نوع اول	قلب کی نوع ثانی
اس قیاس اور محل میں صحیح ہوتی ہے جس میں تحلیل حکم پر ہو	اس کی تحقیق کے لیے ضروری ہے کہ اس میں وصف زائد موجود ہو جو پہلے وصف کی تفسیر بنے

جز ۲

دونوں قسموں کا ماخذ:

پہلی قسم	دوسری قسم
قلب الاناء سے ماخوذ ہے	قلب الجراب سے ماخوذ ہے

جز ۳

قلب کی اقسام:

1	2
علت کو حکم اور حکم کو علت بنا دیا جائے	حکم کو باقی رکھتے ہوئے سابقہ ثابت شدہ حکم کے خلاف علت بنائی جائے

پہلی قسم کی مثال:

اگر غیر شادی شدہ کافر نے زنا کیا تو اسے ۱۰۰ کوڑے لگیں گے

اگر شادی شدہ نے زنا کیا تو اس کی سزا کے بارے اختلاف ہے

عند الاحناف	عند الشوافع
اس کی سزا ۱۰۰ کوڑے ہیں	اس کی سزا رجم ہے

دوسری قسم کی مثال:

عند الاحناف	عند الشوافع
رمضان کا روزہ فرض ہے اس میں تعیین نیت ضروری نہیں	رمضان کا روزہ فرض ہے اس میں تعیین نیت ضروری ہے

Scanned with CamScanner

دلائل

اضافہ	سو افع
اس کی تعیین جب شارع کی طرف سے ہو چکی ہے تو اتنا کافی ہے	اگر رمضان کی قضا کا روزہ رکھتا تو نیت ضروری ہوتی لہٰذا اب بھی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۴

احکام مشروعہ کے متعلقات:

چار ہیں

(۱) سبب	(۳) علت
(۲) شرط	(۴) علامت

سبب کی اقسام:

چار ہیں

(۱) سبب حقیقی	(۲) سبب مجازی
(۳) سبب بمعنی علت	(۴) سبب مشابہ بالعلت

جز ۲

علت کا لغوی معنی	تبدیلی
اصطلاحی معنی	ھی ما یضاف الیہ وجوب الحکم ابتداءً ترجمہ: وہ ہے جو ابتداء حکم کے وجوب کی طرف مضاف ہو۔

خط کشید قیود کے فوائد:

قیود	فوائد
وجوب الحکم ابتداءً	اس قید سے سبب، علامت اور علت کی علت سے احتراز کیا۔

پرچہ ضمنی 2016 اُصول فقہ

سوال نمبر 1

جزء الف:

معرف	تعریف	
قیاس	تعدیۃ الحکم من الاصل الی الفرع لعلۃ متحدۃ لا تدرک بمجرد اللغۃ	لغۃ
ترجمہ	حکم کو اصل سے فرع کی طرف متعدی کرنا ایسی علت کی وجہ سے جو اصل اور فرع دونوں میں متحد ہو جو محض لغت سے معلوم نہ ہو سکے	

حجیت قیاس کے ثبوت پر مضمون:

اس کی حجیت نقلی و عقلی دلائل سے ثابت ہے۔

نقلی دلیل:

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللّٰہ والرسول۔

پس اگر تمہارے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کے حوالے کر دیا کرو۔ یہاں سے اختلافی مسائل کو رسول کی طرف لوٹانے کا حکم ہے تاکہ رسول اس میں غور و فکر کر کے اسکا حل نکالیں اور پھر اسکی اتباع لازم ہو جائے گی

عقلی دلیل:

اس طرح کے معاملات میں لوگ عموماً غور و فکر کرتے ہیں اور شریعت نے انہیں یہ اختیار دیا ہے کہ ایک مسئلہ پہ اجماع کر لیں۔ کیونکہ ادلہ اربعہ میں سے ایک اجماع بھی ہے شریعت نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکے طریقے بتلائے ہیں کہ کس طرح کیا جائے۔

جزء ب

قیاس کی وجودی شرائط

دو ہیں

نمبر شمار	شرائط
1	شرعی حکم جو نص سے ثابت ہے فرع میں بھی ویسی ثابت ہو
2	اصل کا حکم قیاس کرنے کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو

نوٹ:

پہلی شرط کی پھر چار شرائط ہیں

نمبر شمار	شرائط	امثلہ
1	وہ حکم جو نص سے ثابت ہے وہ شرعی ہو صرف لغوی نہ ہو	خمر
2	وہ حکم جو ثابت ہے وہ نص سے ثابت ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو	ذمی پر کفارہ ظہار نہیں
3	فرع اصل کی نظیر ہو گھٹیا نہ ہو	بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
4	فرع میں نص نہ ہو	کفارہ یمین

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ عبارت:

ہم کہتے ہیں کہ علتیں دو قسم پر ہیں طردیہ اور مؤثرہ اور ان دونوں قسموں میں سے ہر ایک پر چند طرح کے اعتراضات ہیں۔

علل کی مذکورہ اقسام:

دو ہیں

1 طردیہ 2 مؤثرہ

معرف	تعریف
طردیہ	یہ ہے کہ حکم اسکے وجود اور عدم کے ساتھ دائر ہو اگر علت موجود ہوگی تو حکم بھی موجود ہوگا اگر علت معدوم ہوگی تو حکم بھی معدوم ہوگا
مثال:	اگر سورج موجود ہو تو دن بھی موجود ہوگا اگر سورج موجود نہ ہو تو دن بھی موجود نہ ہوگا

Scanned with CamScanner

معرف	تعریف
مؤثرہ	یہ ہے کہ نص یا اجماع کی وجہ سے دوسری جگہوں میں بھی اسکا اثر ظاہر ہوا ہو۔
مثال	سور کو حرۃ پر قیاس کرتے ہوئے۔

جز ۲

علل طردیہ کو دفع کرنے کے طریقے:

چار ہیں

1 قول بموجب العلۃ 2 ممانعت

3 فساد وضع 4 مناقضہ

دو کی وضاحت:

مندرجہ ذیل ہے

قول بموجب العلۃ:

فریق مخالف نے جس علت کو ثابت کیا ہو اس کو تسلیم کر کے ایسا نقطہ چھوڑے کہ علت وہی رہے لیکن حکم تبدیل ہو جائے۔

مثال:

امام شافعی کے نزدیک روزہ میں نیت فروری ہے اور آدمی کو دو نیت کرے جبکہ ہمارے نزدیک نیت ضروری ہے لیکن آدمی پر ضروری نہیں مثلاً اگر شارع نے تعین کر دی تو اتنا کافی ہے آدمی پر دوبارہ نیت ضروری نہ ہوگی۔

ممانعت:

معترض معلل کی دلیل کے تمام مقدمات کو یا بعض کو قبول کرنے سے انکار کر دے

مثال:

امام شافعی کے نزدیک کسی نے روزے کی حالت میں جماع کیا تو اس پر کفارہ ہوگا انہوں نے علت جماع کو بنایا

ہمارے نزدیک،

علت جماع نہیں بلکہ اگر کسی نے عمداً روزہ توڑا تو اس پر کفارہ واجب ہوگا اگر بھول کر کھایا پیا تو کفارہ نہیں اسی طرح اگر بھول کر جماع کیا تو کفارہ نہیں ہوگا

سوال نمبر 2

جزء 2

ارکان قیاس:

چار ہیں

1 مقیس علیہ 2 مقیس

3 علت جامعہ 4 حکم

سوال نمبر 4

جزء 1

معرف	تعریف
ترجیح	فضل احد المثلین علی الآخر وصفاً
ترجمہ	دو مثلوں میں سے ایک کا دوسری پر از روئے وصف زیادہ ہونا

وہ امور جن سے ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

نمبر شمار	امور
1	قوت تاثیر
2	قوت ثبات
3	ترجیح کثرت اصول
4	ترجیح بالعدم

اصول فقہ　　2013　　سالانہ

سوال نمبر 1

جز الف:

قیاس کا لغوی معنی	اندازہ کرنا
اصطلاحی معنی	تعدیۃ الحکم من الاصل الی الفرع لعلۃ متحدۃ لا تدرک بمجرد اللغۃ ترجمہ: حکم کو اصل سے فرع کی طرف متعدی کرنا ایسی علت کی وجہ سے جو ان دونوں میں متحد ہو جو محض لغت سے معلوم نہ ہو سکے

جز ب:

قیاس کی شرائط

وجودی	عدمی
1 جس نص پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری نص سے خاص نہ ہو	شرعی حکم جو نص سے ثابت ہے فرع میں بھی وہی ثابت ہو
2 اصل ہی مخالف قیاس نہ ہو	اصل کا حکم قیاس کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو۔

ارکان قیاس:

مقیس علیہ	مقیس	علت جامعہ	حکم

جز ج:

ترجمہ عبارت:

اور جب علت ہمارے نزدیک اثر کی وجہ سے علت بنتی ہے تو ہم نے استحسان کو قیاس پر مقدم کیا۔

تشریح:

مصنف یہاں سے بتا رہے ہیں کہ اگر استحسان کے مقابلے میں قیاس جلی آ جائے اور اس کا اثر قوی نہ ہو جبکہ استحسان کا اثر قوی ہو۔

Scanned with CamScanner

تو ہم استحسان کو قیاس پر مقدم کرتے ہیں جیسا کہ بیع استصناع قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ یہ ناجائز ہو لیکن چونکہ یہ استحسان بالاجماع سے ثابت ہے تو ہم نے اسے جائز قرار دے دیا۔

استحسان کا لغوی معنی	کسی شئ کو اچھا بنانا
اصطلاحی معنی	هو دليل من الادلة الاربعة يعارض القياس الجلي ويعمل به اذا كان اقوى منه ترجمہ: استحسان ادلہ اربعہ میں سے وہ دلیل ہے جو قیاس جلی کے معارض ہو اور زیادہ قوی ہونے کی صورت میں قابل عمل ہو۔

سوال نمبر 2

جز: الف

معرف	تعریف
علت طردیہ	حکم کا وجود اور عدم کے ساتھ دائر ہونا اگر علت موجود ہو تو حکم بھی موجود اگر علت معدوم ہو تو حکم بھی معدوم ہو مثال: اگر سورج موجود ہو تو دن بھی موجود ہوگا اگر سورج موجود نہ ہو تو دن بھی موجود نہ ہوگا

معرف	تعریف
علت موثرہ	نص یا اجماع کی وجہ سے دوسری جگہوں میں بھی اس کا اثر ظاہر ہوا ہو۔ مثال: سور کو ہرہ پر قیاس کرتے ہوئے۔

جز: ب

معرف	تعریف
ممانعت	عدم قبول السائل مقدمات دليل المعلل كلها او بعضها بالتعيين سائل مستدل کی دلیل کے تمام یا بعض متعین مقدمات کو قبول کرنے سے انکار کر دے

Scanned with CamScanner

معرف	تعریف
فساد وضع	هو ان یجعل العلة وصفا لا یلیق بذلك الحكم ترجمہ: حکم کی علت ایسے وصف کو بنانا جو اس حکم کے لائق نہ ہو۔
مناقضہ	وجود العلة وتخلف الحكم عنه ترجمہ: علت کے پائے جانے کے باوجود حکم کا اس کے پیچھے رہنا۔

جزء ج

معرف	تعریف
سبب	ما یكون طریقا الی الحكم ترجمہ: جو حکم کی طرف راستہ ہو
علت	هی ما یضاف الیه وجوب الحكم ابتداء ترجمہ: جو ابتداءً حکم کو واجب کرنے کے لیے کسی شئی کی طرف مضاف ہے
علامت	ما یعرف به الوجود من غیر وجوب ولا وجود ترجمہ: جو موجود کی پہچان کرائے بغیر وجود اور وجوب کے
شرط	ما یتعلق به الوجود من غیر وجوب ترجمہ: جس کے ساتھ وجود کا تعلق ہو بغیر وجوب کے

سوال نمبر 3

جز: الف:

ترجمہ عبارت: غیر

کسی شئی کو اس کے غیر کے قائم مقام کرنا دو قسم

پر ہے ان میں سے ایک سبب داعی کو مدعو کے قائم مقام کرنا جیسے سفر اور مرض میں

نوٹ: یہاں سبب داعی ہے اور مسبب مدعو ہے۔

وضاحت:

مصنف یہاں سے علت کی اقسام اور حکم بیان کر رہے ہیں۔

معرف	تعریف
علت تامہ	جس میں تین چیزیں ہوں حکم کا اسکی طرف مضاف ہونا حکم کا موثر ہونا حکم کا اس کے متصل ہونا۔
علت ناقصہ	وہ جس میں مذکورہ چیزوں میں سے ایک یا دو یا تینوں نا پائی جائیں۔

جز: ب:

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۴

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

اور اغماء اختیار کے فوت ہونے میں اور قدرت کے استعمال کے فوت ہونے میں نوم کی طرح ہے حتیٰ کہ اغماء صحت اعتبارات کے لیے مانع ہے اور وہ اس سے زیادہ ہے قوت کے لحاظ سے اس لیے کہ نیند طبعی سستی ہے اور اغماء اس کو عارض ہے جو قوت کے بالکل منافی ہے:

وضاحت:

مصنف یہاں سے اغماء کی تعریف، اقسام اور حکم بیان کر رہے ہیں

جز: ب

معرف	تعریف
اغماء	هو تعطل القوى المدركة والمحركة حركة ارادية بسبب مرض يعرض الدماغ او القلب ترجمہ: انسان کی قوت مدرکہ و محرکہ کا معطل ہو جانا ایسی مرض کی وجہ سے جو دماغ اور قلب دونوں کو عارض ہو۔

اغماء کا حکم	نوم کا حکم
اغماء تمام حالات میں ناقض وضو ہے	لیٹنے کی حالت میں اور ٹیک لگا کر سونے کی حالت میں ناقض وضو ہے۔

پرچہ　　　حنفی　　　2015　　　اصول فقہ

سوال نمبر 1

جز: الف:

قیاس کا لغوی معنی	اندازہ کرنا
اصطلاحی معنی	تعدیۃ الحکم من الاصل الی الفرع لعلۃ متحدۃ لاتدرک بمجرد اللغۃ ترجمہ: حکم کو اصل سے فرع کی طرف متعدی کرنا ایسی علت کی وجہ سے جو ان دونوں میں متحد ہو جو محض لغت سے معلوم نہ ہو سکے

قیاس کی شرائط:

نمبر شمار	شرائط
1	جس نص پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری نص سے خاص نہ ہو
2	اصل ہی مخالف قیاس نہ ہو۔

جز: ب

وکذلک جواز الابدال فی باب الزکوٰۃ ثبت بالنص لا بالتعلیل

وضاحت: اور اسی طرح زکوٰۃ کے باب میں قیمت کو بدلے میں دینا کا جائز ہونا نص سے ثابت ہے نہ کے تعلیل سے

یہ عبارت ایک سوال کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ تم نے کیا اصل نص کا حکم نہ بدلے حالانکہ زکوٰۃ میں نبی پاک کا فرمان ہے کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے لیکن تم کہتے ہو بکری کی قیمت ادا کرنا جائز ہے اس سے حکم نص کا بدل گیا ہے۔

جواب: یہ تبدیلی خود نص سے ثابت ہے نص میں مذکور ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا - رب تعالیٰ نے جب رزق دینا اپنے ذمہ کرم پر لگا دیا ہے جو کھانے پینے - لباس، مسکن وغیرہ پر مشتمل ہے. تو گویا کہ یہ تبدیل صاحب شرع کی طرف سے ہے لہذا واضح ہوا کہ تغیر و تبدل نص سے ہے نہ کہ تعلیل سے البتہ تعلیل ساتھ پائی گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 2

جز: الف

استحسان کو قیاس پر مقدم کرنا۔

ضابطہ یہ ہے کہ جہاں جس کی تاثیر قوی ہوگی وہاں اسے مقدم کریں گے جہاں قیاس کی تاثیر قوی ہوگی وہاں قیاس مقدم ہوگا جہاں استحسان کی تاثیر قوی ہوگی وہاں استحسان مقدم ہوگا۔

استحسان

مثال:

بیع استصناع معدوم ہے اور معدوم بیع ناجائز ہوتی ہے قیاس کا تقاضا تھا کہ یہ بیع بھی ناجائز ہوتی لیکن چونکہ اس پر اجماع ہے کہ یہ بیع جائز ہے اور استحساناً جائز قرار دیا گیا تو اب قیاس کو چھوڑ کر اسی پہ عمل کریں گے۔

جز: ب

ثم الاستحسان لیس من باب خصوص العلل

مذکورہ عبارت کی وضاحت:

پھر استحسان تخصیص علل سے نہیں ہے

مصنف یہاں سے ایک اختلافی مسئلہ چھیڑ رہے ہیں جس کا عنوان ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ علت ہو اور حکم کسی مانع کی وجہ سے نا پایا جائے

بعض احناف، عام معتزلہ، امام مالک، امام احمد اسی کے قائل ہیں یہ حضرات کہتے ہیں کہ علل شرعیہ احکام کے لیے علامت ہوتی ہے جیسے بادل بارش کی علامت ہے تو جیسے یہ ہو سکتا ہے کہ بادل ہو بارش نہ ہو ایسے ہی یہ ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ علت موجود ہو مگر کسی مانع کی وجہ سے حکم نا پایا جائے

عام احناف تخصیص کے جواز کے قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے کہ حکم کا تخلف بغیر مانع کے لیے تو ظاہر البطلان ہے مانع کی وجہ سے بھی حکم کا علت سے تخلف باطل ہے

کیونکہ علل شرعیہ احکام کی دلیلیں ہیں لہذا جہاں بھی علت ہوگی وہاں حکم ثابت کرے گی۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 3

جز: الف:

تعریف	معرف
عدم قبول السائل مقدمات دلیل المعلل کلہا او بعضہا ترجمہ: سائل مستدل کی دلیل کے تمام مقدمات کو یا بعض متعین کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔	ممانعت

اقسام: چار ہیں

اقسام	نمبر شمار
الممانعت فی نفس الوصف	1
الممانعت فی صلاحہ للحکم	2
الممانعت فی نفس الحکم	3
الممانعت فی نسبۃ الحکم الی الوصف۔	4

امثلہ	نمبر شمار
جیسے کوئی دلیل پیش کرے کہ سر کے مسح میں تثلیث سنت ہے جیسا کہ استنجاء میں	1
جیسا کہ نماز و روزہ کی عدم فرضیت میں علت صغر ہے طہارت نہیں	2
امام شافعی فرماتے ہیں سر کا مسح رکن ہے لہذا اس میں تثلیث سنت ہے، ہم کہتے ہیں رکن کی سنت تثلیث نہیں	3
جیسا کہ امام شافعی نے تثلیث کے سنت ہونے کو رکنیت کے ساتھ منسوب کیا ہم کہتے ہیں تثلیث کی سنیت رکنیت کی طرف منسوب نہیں۔	4

Scanned with CamScanner